سوال

(685) قبروں کے پاس جانور ذبح کرنے کی نذر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ قبروں کے پاس ایک بینڈھا ذبح کرے گا تو کیا اس نذر کا پورا کرنا واجب ہے یا وہ کسی بھی جگہ بینڈھا ذبح کر سکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قبروں کے پاس جانور ذبح کرنا بدعت اور شرک اکبر کا ذریعہ ہے لہٰذا جو شخص قبروں کے پاس جانور ذبح کرنے کی نذر مانے اس کے لئے اپنی اس نذر کو پورا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ نذر معصیت ہے اور نذر معصیت کو پورا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :

«مَن نَذَرَ أَن يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَن نَذَرَ أَن يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ ۔ (صحیح بخاری)

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے تو اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہیئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے تو اسے اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیئے''۔

نیز امام ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کیا ہے :

«نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَن أَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِن أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «هَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِن أَعْيَادِهِمْ؟»، قَالُوا: لَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوْفِ بِنَذْرِكَ، فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ ۔ (سنن ابی داود)

''ایک آدمی نے نذر مانی کہ وہ مقام بوانہ میں ایک اونٹ نحر کرے گا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: "کیا اس جگہ زمانہ جاہلیت کے کسی بت کی عبادت تو نہیں ہوتی؟ عرض کیا گیا! جی نہیں! تو آپ نے فرمایا: "کیا اس جگہ زمانہ جاہلیت کا کوئی میلہ تو منعقد نہیں ہوتا؟ عرض کیا گیا جی نہیں تو آپ نے فرمایا: اپنی نذر کو پورا کرو۔ اس نذر کو پورا نہیں کرنا چاہیئے جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو یا جس کا ابن آدم مالک ہی نہ ہو''۔

اگر یہ ذبیحہ صاحب قبر کیلیئے ہو تو یہ شرک اکبر ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ١٦٢ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ١٦٣ ... سورة الانعام

''اے پیغمبر!کہہ دیجئے کہ میری نمازاور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرماں بردار ہوں''۔

اور صحیح حدیث میں ہے :

«لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ- (صحیح بخاری)

اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو غیر اللہ کیلیئے ذبح کرے''۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص548

محدث فتویٰ